کچھ لوگ اکابر علماء دیوبند پر زبان درازی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

انہوں نے ختم نبوت خصوصاً "قادیانیوں" کے خلاف کوئی کام نہیں کیا

تو آیئے' دشمنوں کی چیخیں اور کتابیں ہماری حقانیت کی گواہی دیں گی

یہ دستاویز اور سکین مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق ہیں

بشکریہ مولانا عبد الحکیم صاحب نعمانی

اهتدى، ومن اخطا طريقهم غوى وردى، وبعد فان ما اعتقده القادياني واتباعه إلحاد بلامراء وإبطال للشريعة المستقيمة البيضاء، ليس له فيه شاهد من الكتاب وسنة النبي المستطاب، والله تعالیٰ أعلم وعلمهٔ أحكم.

بعد حمد وصلوٰۃ..... قادیانی اور اس کے پیرو جو اعتقاد رکھتے ہیں، وہ بلاشک الحاد ہے، اور شریعت کا ابطال ہے۔ اس اعتقاد پر کتاب وسنت کی شہادت پائی نہیں جاتی۔ کتبہ عزیز الرحمٰن دیوبندی

(ج) فتویٰ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی: الأمور المنسوبة إلى المرزا هداه الله وإياه، لاشك أنها منبوذة بنصوص الدين ومردودة بإجماع المسلمين. وجملة هذه الأقوال معتزلة عن الطريق المستقيم، أي اعتزال لايجترئ عليه إلا جاهلٌ غويٌ، ولايعتقد عليه إلا ضالٌ شقيٌ. والله سبحانهٗ ولي الرشاد وأعلم بحال العباد.

جن مسائل کو قادیانی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، ان کو بلاشک نصوص قرآن وحدیث پھینک رہی ہیں، یعنی رد کر رہی ہیں اور وہ باجماع مسلمین مردود ہیں۔ راہ راست سے ایسے برکنار ہیں، کہ کوئی شخص بجز جاہل اور گمراہ کے ان پر جرأت نہیں کر سکتا، اور ان کا معتقد نہیں ہو سکتا۔ العبد محمود دیوبندی معروف مولوی محمود حسن صاحب

فتویٰ حضرت مولانا گنگوہیؒ

(۴۵) مرزا قادیانی منجملہ دجالوں کذابوں میں سے ہے اس کے ماننے والے بھی ایسے ہی ہیں: یہ جواب صحیح ہے،(۱) مرزا غلام احمد قادیانی، بوجہ ان تاویلات فاسدہ اور ہفوات باطلہ کے، منجملہ دجالوں کذابوں کے، خارج از طریقۂ اہل سنت وداخل زمرۂ اہل اہواء ہے، اور اس کے اتباع بھی مثل اس کے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

العبد رشید احمد گنگوہی مہر [رشید احمد] (۲)

(۴۶) مرزا قادیانی ضال ومضل ہے: مرزا غلام احمد قادیانی کے کلمات ودعاوی، جہاں تک مجھے معلوم ہوئے، بیشک موجب فسق ہیں، اور وہ قطعاً فاسق وضال ومضل اور داخل، فرقہائے مبتدعہ داخل ہوا ہے۔ اس سے

---

(۱) یہ جواب مجمل الفتاوی طبع دیوبند جو نمبر ۳۹ کے بعد درج کیے گئے ہیں۔

(۲) یہ فتویٰ ... [illegible] مولوی محمد حسین بٹالوی کے رسالہ ماہوار اشاعۃ السنۃ بٹالہ ضلع گورداسپور کی اس خاص اشاعت میں چھپے تھے جو ... [illegible] ... ۱۳۰۸ھ مطابق سنہ ۱۸۹۱ء ص ۲۰۳ (انوار)

احمد گنگوهی رحمه الله فی
کفر القادیانی قد طبعت وشاعت
یوجد کثیر منها فی ایدی الناس
لم یبق فیها خفاء الا انه لما کان
مقصود المبتدعین تهییج سفهاء
الهند وجهالهم علینا وتنفیر
علماء الحرمین واهل فتیاهما
وقضاتهما واشرافهما منا لانهم
علموا ان العرب لا یحسنون
الهندیة بل لا یبلغ لدیهم الکتب
والرسائل الهندیة افتروا علینا
هذه الاکاذیب فالله المستعان
وعلیه التوکل وبه الاعتصام هذا
والذی ذکرنا فی الجواب هو ما
نعتقده وندین الله تعالٰی به فان
کان فی رأیکم حقا وصوابا
فاکتبوا علیه تصحیحکم وزینوه
بختمکم وان کان غلطا وباطلا
فدلونا علی ما هو الحق عندکم
فانا ان شاء الله لا نتجاوز عن
الحق وان عن لنا فی قولکم شبهة
نراجعکم فیها حتی یظهر الحق

ہمارے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا
فتویٰ تو طبع ہوکر شائع بھی ہو چکا ہے۔
بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے کوئی
ڈھکی چھپی بات نہیں مگر چونکہ مبتدعین کا
مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے جہلاء کو ہم
پر برافروختہ کریں اور حرمین شریفین کے
علماء و مفتی و اشراف و قاضی و روٴسا کو ہم
سے نفرت دلائیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں
کہ اہل عرب ہندوستانی (اردو) زبان
اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ ان تک اردو و
ہندوستانی رسائل و کتابیں پہنچتی بھی نہیں
اس لئے ہم پر جھوٹے افتراء باندھے سو
خدا ہی سے مدد درکار ہے اور اسی پر اعتماد
ہے اور اسی کا تمسک، جو کچھ ہم نے عرض
کیا یہ ہمارے عقیدے ہیں اور یہی دین و
ایمان ہے سو اگر آپ حضرات کی رائے
میں صحیح و درست ہوں تو اس پر تصحیح لکھ کر مہر
سے مزین کر دیجئے اور اگر غلط و باطل
ہوں تو جو کچھ آپ کے نزدیک حق ہو وہ
ہمیں بتایئے ہم انشاء اللہ حق سے تجاوز نہ
کریں گے اور اگر ہمیں آپ کے ارشاد
میں کوئی شبہ لاحق ہوگا، تو دوبارہ پوچھ لیں

ليتضح صدق القائلين وكذبهم ولا يبقى الريب الذي حدث في قلوب الناس تشويشات الناس.

الجواب

جملة قولنا وقول مشائخنا في القادياني الذي يدعي النبوة والمسيحية انا كنا في بدء امره مالم يظهر لنا منه سوء اعتقاد بل بلغنا انه يؤيد الاسلام ويبطل جميع الاديان التي سواه بالبراهين والدلائل نحسن الظن به على ما هو اللائق للمسلم بالمسلم ونأول بعض اقواله ونحمله على محمل حسن ثم انه لما ادعى النبوة والمسيحية وانكر رفع الله تعالى المسيح الى السماء وظهر لنا من خبث اعتقاده وزندقته افتى مشائخنا رضوان الله تعالى عليهم بكفره وفتوى شيخنا ومولانا رشيد

شافی بیان لکھو گے تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو شک لوگوں کے تشویش ڈالنے سے ہمارے دلوں میں تمہاری طرف سے پڑ گیا ہے وہ باقی نہ رہے۔

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ شروع شروع میں جب تک اس کی بدعقیدگی ہم پر ظاہر نہ ہوئی بلکہ یہ خبر پہنچی کہ وہ اسلام کی تائید کرتا ہے اور تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ مسلمان کو مسلمان کے ساتھ زیبا ہے ہم اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اس کے بعض ناشائستہ اقوال کو تاویل کر کے محمل حسن پر حمل کرتے رہے۔ اس کے بعد جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ قادیانی کے کافر ہونے کی بابت

المهنّد علی المفنّد

یعنی

عقائد علماءِ اہلِ سنّت دیوبند رحمہم اللہ

تالیف

فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ

المُتوفی ۔۱۳۴۶ھ

باضافہ

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ

از

حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذیؒ

مع

تصدیقاتِ جدیدہ وقدیمہ

میں حمایت کرنا جو خالصاً اللہ اور رسول کے لئے تھی لعنت نہیں۔ کیا یہ ہزار لعنت کا لمبا رسہ کچھ بھی چیز نہیں اور اس سے کچھ ذلت نہیں ہوئی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے مکفروں کی بڑی پکی عزت ہے کہ مار پر مار پڑتی گئی مگر اس عزت میں فرق نہیں آتا۔

(۴) چوتھی لعنت

عیسائی فریق پر پیشگوئی کا پورا ہونا ہے جس کو ہم بیان کر چکے ہیں۔ یہ لعنت درحقیقت کئی لعنتوں سے مرکب ہے جس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔

(۵) پانچویں لعنت

عنقریب پڑنے والی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر باوجود اس فتح نمایاں کے جو ہم کو بفضلہٖ تعالیٰ عیسائیوں کے فریق مباحث پر حاصل ہوئی۔ یعنی کوئی ان میں سے مرا اور کوئی موت تک پہنچا اور کوئی ماتم دار بنا اور کسی پر ذلت کی لعنت پڑی اور کسی پر اتنا خوف پڑا کہ نہ زندوں میں رہا اور نہ مردوں میں۔ اب بھی اگر ہماری فتح کا یہ غزنوی لوگ اور دوسرے مکفر اقرار نہ کریں اور نہ آتھم کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ قسم کھاوے اور دو ہزار روپیہ لیوے۔ اور ایک برس گزرنے کے بعد اس کا مالک بن جاوے تو بے شک ان پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اور یہ مسخ ہو گئے اور خنازیر سے جا ملے اور عمداً وہ پہلو اختیار کیا جس میں اللہ و رسول کی اہانت ہے۔ اب ہم اس بارے میں زیادہ نہیں لکھیں گے اور اسی پر ختم کرتے ہیں۔ میاں عبدالحق کو اس جواب سے رنجیدہ نہیں ہونا چاہئے کہ ایں ہمان سنگ ست کہ برسر من زدی۔ «۴۶»

وافوض امری الی اللّٰہ ھو نعم المولٰی و نعم النصیر۔

> ایک فیصلہ کرنے والا اشتہار انعامی ہزار روپیہ میاں رشید احمد گنگوہی وغیرہ کی ایمانداری پرکھنے کے لئے جنہوں نے اس عاجز کی نسبت یہ اشتہار شائع کیا ہے کہ یہ شخص کافر اور دجال اور شیطان ہے اور اس پر لعنت اور سب و شتم کرتے رہنا ثواب کی بات ہے اور اس اشتہار کے وہ سب مکفر مخاطب ہیں جو کافر اور اکفر کہنے سے باز نہیں آتے خواہ لدھیانوی ہیں یا امرتسری یا غزنوی یا بٹالوی یا گنگوہی یا پنجاب اور ہندوستان کے کسی اور مقام میں الا لعنۃ اللّٰہ علی الکافرین المکفرین الذین یکفرون المسلمین۔ اب ان سب پر واجب ہے کہ اپنے ہم جنس مولوی محمد حسن صاحب لدھیانوی کو قسم دلوا کر ہزار روپیہ ہم سے لے لیں ورنہ یاد رکھیں کہ وہ سب بباعث تکفیر مسلم اور انکار حق کے ابدی لعنت میں مبتلا ہو کر تمام شیاطین کے ساتھ جہنم میں پڑیں گے اور نیز یاد رہے کہ قسم اسی مضمون کی ہوگی جو اشتہار ھذا میں درج ہے۔

﴿۷۱﴾

مولوی محمد علی صاحب دہلی فراشخانہ
مولوی مستعان شاہ صاحب سانبھر علاقہ جے پور

مولوی حفیظ الدین صاحب دوجانہ ضلع رہتک
مولوی فضل کریم صاحب نیازی غازی پور زمینا

مولوی حاجی عابد حسین صاحب دیوبند

اور سجادہ نشینوں کے نام یہ ہیں

غلام نظام الدین صاحب سجادہ نشین نیاز احمد صاحب بریلی

میاں اللہ بخش صاحب سجادہ نشین سلیمان صاحب تونسوی سنگھڑی
سجادہ نشین صاحب شیخ نور احمد صاحب مہارانوالہ

میاں غلام فرید صاحب چشتی چاچڑاں علاقہ بہاولپور
التفات احمد شاہ صاحب سجادہ نشین ردولے

مستان شاہ صاحب کابلی
محمد قاسم صاحب سجادہ نشین شاہ معین الدین شاہ خاموش حیدرآباد دکن

محمد حسین صاحب گدی نشین شیخ عبد القدوس صاحب گنگوہی
گدی نشین اوچہ شاہ جلال الدین صاحب بخاری

ظہور الحسین صاحب گدی نشین بٹالہ ضلع گورداسپور
صادق علی شاہ صاحب گدی نشین رتڑ چھتڑ ضلع گورداسپور

سید صوفی جان صاحب مراد آبادی صابری چشتی
مہر شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ ضلع راولپنڈی

مولوی قاضی سلطان محمود صاحب آئی اعوان والہ پنجاب
حیدر شاہ صاحب جلال پور کنکیاں والہ

توکل شاہ صاحب انبالہ
مولوی عبداللہ صاحب تکونڈی والہ
محمد امین صاحب چکوتری علاقہ گجرات پنجاب

مولوی عبد الغنی صاحب جانشین قاضی اسمٰعیل صاحب مرحوم بنگلور

مولوی ولی النبی شاہ صاحب نقشبند رامپور دار الریاست
حاجی وارث علی شاہ صاحب مقام دیوا ضلع لکھنؤ

میر امداد علی شاہ صاحب سجادہ نشین شاہ ابو العلا نقشبند
سید حسین شاہ صاحب مودودی دہلی

عبد اللطیف شاہ صاحب خلف حاجی نجم الدین شاہ صاحب چشتی جودھپور
قطب علی شاہ صاحب دیوگڈھ

علاقہ اودے پور میواڑ
میرزا بادل شاہ صاحب بدایونی
مولوی عبد الوہاب صاحب

جانشین عبد الرزاق صاحب لکھنؤ فرنگی محل
علی حسین صاحب کچھوچھا ضلع فقیر آباد

(۱۲۹)

ایک فیصلہ کرنے والا اشتہار انعامی ہزار روپیہ

میاں رشید احمد گنگوہی وغیرہ کی ایمانداری پرکھنے کے لئے جنہوں نے اس عاجز کی نسبت یہ اشتہار شائع کیا ہے کہ یہ شخص کافر اور دجال اور شیطان ہے اور اس پر لعنت اور سبّ و شتم کرتے رہنا ثواب کی بات ہے اور اس اشتہار کے وہ سب مکفّر مخاطب ہیں جو کافر اور اکفر کہنے سے باز نہیں آتے خواہ لدھیانوی ہیں یا امرتسری یا غزنوی یا بٹالوی یا گنگوہی یا پنجاب اور ہندوستان کے کسی اور مقام میں الا لعنة الله على الكافرين المكفّرين الذين يكفرون المسلمين ۔ اب اُن سب پر واجب ہے کہ اپنے ہم جنس مولوی محمد حسن صاحب لدھیانوی کو قسم دلوا کر ہزار روپیہ ہم سے لے لیں ورنہ یاد رکھیں کہ وہ سب بباعث تکفیر مسلم اور انکار حق کے ابدی لعنت میں مبتلا ہو کر تمام شیاطین کے ساتھ جہنم میں پڑیں گے اور نیز یاد رہے کہ قسم اسی مضمون کی ہوگی جو اشتہار ھذا میں درج ہے۔

اے علمائے مکفّرین اُن آثار اور اخبار کی نسبت کیا کہتے[1] ہو جن کو امام عبدالوہاب شعرانی اور دوسرے اکابر متقدمین نے اپنی اپنی کتابوں میں مبسوط طور پر نقل کیا ہے۔ جن میں سے کچھ حصہ مولوی صدیق حسن خان بھوپالوی نے اپنی فارسی کتابوں حجج الکرامہ وغیرہ میں بطور اختصار لکھا ہے کہ مہدی موعود کے چار نشان خاص ہیں جن میں اس کا غیر شریک نہیں۔

---

[1] نوٹ۔ یہ کہنا بے جا ہوگا کہ یہ احادیث ضعیف ہیں یا بعض روایات مجروح ہیں یا حدیث منقطع اور مرسل ہے۔ کیونکہ جس حدیث کی پیشگوئی واقعی طور پر سچی نکلی اس کا درجہ فی الحقیقت صحاح سے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ اس کی صداقت بدیہی طور پر ظاہر ہوگئی۔ غرض جب حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی تو پھر بھی اس میں شک کرنا صریح بے ایمانی ہے۔

واعتلقتْ أظفاره بعِرضی کالذِیاب، ومِخْلبُه بثوبی کالکلاب، ونطق بکَلِم

وناخن ہائے ہجوگرگان بآبروئے من آویخت۔ و پنجہ ہجوسگان بجامہ من درآویخت۔ وسخنانے برزبان خود آورد کہ بجز

لا ینطق بمثلها إلا شیطان لعین. وآخرهم الشیطان الأعمٰی، والغُول الأغوی،

شیطان لعین ہیچکس بدان گونہ تکلم نکند۔ واز ہمہ آخر شیطان کوراست ودیو گمراہ۔ کہ او را رشید احمد گنگوہی ے گویند۔

یقال له رشید الجنجوهی، وهو شقیّ کالأمروهی ومن الملعونین.

واو ہمچو محمد حسن امروہی بدبخت است وزیر لعنت خدا تعالیٰ است۔

فهؤلاء تسعةُ رهطٍ کفَّرونا، أو سبّونا وکانوا مفسدین. ونذکر معهم الشیخین

پس این نہ شخص اند کہ تکفیر ما کردند ودشنامہا دادند۔ واز مفسدان ہستند۔ وماباوشان دومشہور شیخ را

المشهورین، یعنی الشیخ إله بخش التونسوی، والشیخ غلام نظام الدین

نیز ذکر می کنیم۔ یعنی شیخ الہ بخش تونسوی وشیخ غلام نظام الدین بریلوی

یشاع فی الدیار والبلدان. فیومئذ تسودّ وجوه المنکرین. وانا نُصرنا فی

من الرحمٰن شدہ است۔ وعنقریب آن کتاب در شہرہا شائع کردہ خواہد شد۔ پس درآن روز روئے منکران سیاہ

نا وایّدنا فی انظارنا. من الله ربّ العالمین. ودسنا فیه کل دَوْس. الذین یقولون

خواہد گردید۔ و ما در فکر ہائے خود ونظر ہائے خود از خدا تعالیٰ تائید یافتیم۔ و ما آنانرا کہ میگویند کہ عربی

انّ العربیة. ما سبق غیرهُ بطوس. بل هی کاللباس المستبذل او الوعاء

در حسن خود بر غیر خود سبقت نبردہ است بلکہ آن مثل لباس کار آمدہ یعنی کہنہ وظرف مستعمل یعنی

المستعمل و کشیءٍ هو سقط صلفة غیر معین.

بیکار است ومثل چیزے ردی بے سود است کہ ہیچ نفع نہ بخشد درآن کتاب بخوبی پامال کردیم۔

وانا اثبتنا دعوانا حق الاثبات. وارینا الامر کالبدیهیات. مصیبین غیر مُسقطین.

و ما دعویٰ خود را چنانکہ حق ثابت کردن است تا ثابت کردیم۔ وامر مقصود را مثل بدیہیات نمودیم۔ و

کرتا ہوں جن کو میں نے مباہلہ کیلئے بلایا ہے اور میں پھر ان سب کو اللہ جل شانہٗ کی قسم دیتا ہوں کہ مباہلہ کیلئے تاریخ اور مقام مقرر کر کے جلد میدان مباہلہ میں آویں اور اگر نہ آئے اور نہ تکفیر اور تکذیب سے باز آئے تو خدا کی لعنت کے نیچے مریں گے۔

اب ہم ان مولوی صاحبوں کے نام ذیل میں لکھتے ہیں جن میں سے بعض تو اس عاجز کو کافر بھی کہتے ہیں اور مفتری بھی۔ اور بعض کافر کہنے سے تو سکوت اختیار کرتے ہیں۔ مگر مفتری اور کذّاب اور دجال نام رکھتے ہیں۔ بہر حال یہ تمام مکفّرین اور مکذّبین مباہلہ کیلئے بلائے گئے ہیں اور ان کے ساتھ وہ سجادہ نشین بھی ہیں جو مکفّر یا مکذّب ہیں اور درحقیقت ہر یک شخص جو باخدا اور صوفی کہلاتا ہے اور اس عاجز کی طرف رجوع کرنے سے کراہت رکھتا ہے وہ مکذّبین میں داخل ہے۔ کیونکہ اگر مکذّب نہ ہوتا تو ایسے شخص کے ظہور کے وقت جس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی تھی کہ اس کی مدد کرو اور اس کو میرا اسلام پہنچاؤ اور اس کے مخلصین میں داخل ہو جاؤ تو ضرور اس کی جماعت میں داخل ہو جاتا۔ اور صاف باطن فقراء کیلئے یہ موقعہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر اور ہر یک کدورت سے الگ ہو کر اور کمال تضرع اور ابتہال سے اس پاک جناب میں توجہ کر کے اس راز سربستہ کا اسی کے کشف اور الہام سے انکشاف چاہیں۔ اور جب خدا کے فضل سے انہیں معلوم کرایا جائے تو پھر جیسا کہ ان کی اتقاء کی شان کے لائق ہے محبت اور اخلاص اور کامل رجوع سے ثواب آخرت حاصل کریں اور سچائی کی گواہی کیلئے کھڑے ہو جائیں۔ مولویان خشک بہت سے حجابوں میں ہیں کیونکہ ان کے اندر کوئی سماوی روشنی نہیں۔ لیکن جو لوگ حضرت احدیت سے کچھ مناسبت رکھتے ہیں اور تزکیہ نفس سے انانیت کی تاریکیوں سے الگ ہو گئے ہیں۔ وہ خدا کے فضل سے قریب ہیں۔ اگرچہ بہت تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں مگر یہ امت مرحومہ ان سے خالی نہیں۔

وہ لوگ جو مباہلہ کیلئے مخاطب کئے گئے ہیں یہ ہیں:۔

مولوی نذیر حسین دہلوی	شیخ محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ	مولوی عبدالحمید دہلوی مہتمم مطبع انصاری
مولوی رشید احمد گنگوہی		مولوی عبدالحق دہلوی مؤلف تفسیر حقانی
مولوی عبدالعزیز لدھیانوی	مولوی محمد لدھیانوی	مولوی محمد حسن رئیس لدھیانہ

نذیر صاحب دہلوی اور پیر حیدر شاہ صاحب اور حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی اور میاں عبد اللہ ٹونکی اور مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی شاہدین صاحب اور مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس ہائی سکول لدہانوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی محمد علی واعظ ساکن بوپراں ضلع گوجرانوالہ اور مولوی محمد اسحاق اور سلیمان ساکنان ریاست پٹیالہ اور ظہور الحسن سجادہ نشین بٹالہ اور مولوی محمد ملازم مطبع کرم بخش لاہور وغیرہ۔ اور اگر یہ لوگ باوجود پہنچنے ہمارے رجسٹری شدہ اشتہارات کے حاضر میدان مباہلہ نہ ہوئے تو یہی ایک پختہ دلیل اس بات پر ہوگی کہ وہ درحقیقت اپنے عقیدہ تکفیر میں اپنے تئیں کاذب اور ظالم اور ناحق پر سمجھتے ہیں۔ بالخصوص سب سے پہلے شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنہ کا فرض ہے کہ میدان میں مباہلہ کے لیے تاریخ مقررہ پر امرت سر میں آجاوے۔ کیونکہ اس نے مباہلہ کے لیے خود درخواست بھی کر دی ہے۔ اور یاد رہے کہ ہم بار بار مباہلہ کرنا نہیں چاہتے کہ مباہلہ کوئی ہنسی کھیل نہیں۔ ابھی تمام مکفّرین کا فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ پس جو شخص اب ہمارے اشتہار کے شائع ہونے کے بعد گریز کرے گا اور تاریخ مقررہ پر حاضر نہیں ہوگا آئندہ اس کا کوئی حق نہیں رہے گا کہ پھر کبھی مباہلہ کی درخواست کرے اور پھر ترک حیا میں داخل ہوگا کہ غائبانہ کافر کہتا رہے۔ اتمامِ حجت کے لیے رجسٹری کرا کر یہ اشتہار بھیجے جاتے ہیں تا اس کے بعد مکفّرین کو کوئی عذر باقی نہ رہے۔ اگر بعد اس کے مکفّرین نے مباہلہ نہ کیا اور نہ تکفیر سے باز آئے تو ہماری طرف سے اُن پر حجت پوری ہوگئی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ مباہلہ سے پہلے ہمارا حق ہوگا کہ ہم مکفّرین کے سامنے جلسہ عام میں اپنے اسلام کے وجوہات پیش کریں۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

المشتہر

خاکسار میرزا غلام احمد۔ ۳۰ر شوال ۱۳۱۰ھ (مطابق مئی ۱۸۹۳ء)

(مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر)

(یہ اشتہار ۲۶×۲۰/۸ کے ایک صفحہ پر ہے)

(یہ اشتہار رسالہ سچائی کا اظہار مطبوعہ بار اوّل ریاض ہند پریس امرتسر کے صفحہ ۷ اپر بھی طبع ہوا ہے)

(روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۸۱، ۸۲)

مجھ کو فرصت ہوگی۔ اس وقت میں بتاریخ دہم[۱] ذیقعدہ یا بصورت کسی عذر کے گیاراں ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو مجھ سے مباہلہ کرلیں اور دہم ذیقعدہ اس مصلحت سے تاریخ قرار پائی ہے کہ تا دوسرے علماء بھی جو اس عاجز کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر ٹھہراتے ہیں۔ شریک مباہلہ ہوسکیں۔ جیسے محی الدین لکھو کے والے اور مولوی عبدالجبار صاحب اور شیخ محمد حسین بٹالوی اور منشی سعد اللہ مدرس ہائی سکول لدہانہ اور عبدالعزیز واعظ لدہانہ اور منشی محمد عمر سابق ملازم ساکن لدہانہ اور مولوی محمد حسن صاحب رئیس لدہانہ اور میاں

بقیہ حاشیہ۔ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی اِنَّهٗ حَکِیْمٌ حَمِیْدٌ۔ مجھ کو دو روز پیشتر محمد یوسف کے مباہلہ سے دکھایا گیا کہ میں نے ایک شخص سے مباہلہ کی درخواست کی اور یہ شعر سُنایا۔

بہ صوت بلبل و قمری اگر نگیری پند علاج کے کنمت آخر الدواء الکیٌّ

اور بھی کچھ دیکھا جس کا بیان اس وقت مناسب نہیں۔ میں خود حیران ہوا کہ یہ کیا بات ہے۔ دو دن بعد یہ مباہلہ در پیش ہوا۔ اب بذریعہ اشتہار ہذا بدستخط خود مطلع کرتا ہوں اور سب جہان کو گواہ کرتا ہوں کہ اگر تمہارے ساتھ مباہلہ کرنے سے مجھ پر کچھ لعنت کا اثر صریح طور پر جو عموماً سمجھا جاوے کہ بیشک یہ مباہلہ کا اثر ہوا ہے۔ تو میں فوراً تمہارے کافر کہنے سے تائب ہو جاؤں گا۔ اب حسب اشتہار خود مباہلہ کے واسطے بمقام امرت سر آؤ۔ مباہلہ اس بات پر ہوگا کہ تم اور تمہارے سب اتباع دجالین کذابین ملاحدہ اور زنادقہ باطنیہ ہیں۔ اور میدان مباہلہ عیدگاہ ہوگا۔ تاریخ جو تم مقرر کرو۔ اب بھی تم بموجب اشتہار خود میرے ساتھ مباہلہ کے واسطے بمقام امرت سر نہ آئے تو پھر اور علماؤں سے درخواست مباہلہ اوّل درجہ کی بے شرمی اور پرلے سرے کی بے حیائی ہے۔ اور اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ کا مصداق بننا ہے۔ اب ضروری دلیری و توکل کرکے ہزیمت نہ کرو۔ بُلُوْغُ الْاٰمَالِ فِیْ رُکُوْبِ الْاَھْوَالِ۔ اور اگر ایسے ہی کاغذوں کی گڈیاں اُڑانا ہے اور حقیقت اور نتیجہ کچھ نہیں۔ پھر تم پر یہ مسیحیت مبارک ہو۔ اللہ نے تمہاری عمر کو ضائع کیا اور مسلمانوں کی عمر عزیز کا ناحق خون کیوں کرتے ہو۔

گر ازیں بار باز ہم پیچی سرے بر تو شد نفرین رب اکبرے

المشتہر

عبدالحق غزنوی۔ از امرت سر (پنجاب) ۲۶ رشوال ۱۳۱۰ھ

(نیشنل پریس امرتسر) بار سوم[۳] (یہ اشتہار $\frac{۲۶\times۲۰}{۸}$ کے دو صفحوں پر ہے)

(تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۴۸ تا ۵۲ حاشیہ)

یعنی آئندہ جمعہ سے پہلے مر جائیگا چنانچہ وہ آئندہ جمعہ سے پہلے ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء کو پانچ بجے
صبح کے اس جہان فانی سے رخصت ہوا اور یہ میرا الہام اسکی موت سے پہلے شایع کیا گیا
تھا اور الحکم میں بھی شایع ہو چکا ہے۔ پھر ساتھ ہی مجھے یہ الہام ہوا **سلام علیک
یا ابراھیم سلام علی امرک صرت فائزا**۔ یعنی اے ابراہیم تیرے پر سلام
تو فتحیاب ہو گیا۔

۱۳۰۔ نشان۔ میں نے اپنے رسالہ انجام آتھم میں بہت سے مخالف مولویوں کا نام
لیکر مباہلہ کی طرف اُن کو بلایا تھا اور صفحہ ۶۶ رسالہ مذکور میں یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی ان میں سے
مباہلہ کرے تو میں یہ دعا کروں گا کہ ان میں سے کوئی اندھا ہو جائے اور کوئی مفلوج اور کوئی
دیوانہ اور کسی کی موت سانپ کے کاٹنے سے ہو اور کوئی بے وقت موت سے مر جائے
اور کوئی بے عزت ہو اور کسی کو مال کا نقصان پہنچے۔ پھر اگرچہ تمام مخالف مولوی مردِ میدان
بن کر مباہلہ کے لئے حاضر نہ ہوئے مگر پس پشت گالیاں دیتے رہے اور تکذیب کرتے
رہے۔ چنانچہ اِن میں سے رشید احمد گنگوہی نے صرف لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین نہیں کہا
بلکہ اپنے ایک اشتہار میں مجھے شیطان کے نام سے پکارا ہے آخر نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ تمام بالمقابل
مولویوں میں سے جو اوّل تھے آج تک صرف چند زندہ ہیں اور وہ بھی کسی نہ کسی بلا میں گرفتار
باقی سب فوت ہو گئے مولوی رشید احمد اندھا ہوا اور پھر سانپ کے کاٹنے سے مر گیا جیسا کہ
مباہلہ کی دعا میں تھا۔ مولوی شاہ دین دیوانہ ہو کر مر گیا۔ مولوی غلام دستگیر خود اپنے مباہلہ سے
مر گیا اور جو زندہ ہیں اُن میں سے کوئی بھی آفات متذکرہ بالا سے خالی نہیں حالانکہ ابھی
انہوں نے مسنون طور پر مباہلہ نہیں کیا تھا۔

۱۳۱۔ نشان۔ ناظرین میرے اس رسالہ میں پڑھیں گے کہ ایکدفعہ میں نے بشمبر داس برادر شرمپت
کھتری کے بارہ میں ایک پیشگوئی کی تھی کہ وہ اس مقدمہ فوجداری سے جو اس پر بنا تھا
بری تو نہیں ہوگا مگر نصف قید رہ جائیگی بعد اسکے ایسا اتفاق ہوا کہ جب بشمبر داس

حقیقۃ الوحی، ص:300

غرض پیشگوئی کے مطابق مرزا احمد بیگ کی موت نے ان کے پورے خاندان کو مجسم غم واندوہ بنا دیا ان کے داماد مرزا سلطان محمد صاحب کا سب سے زیادہ متاثر ہونا ایک قدرتی امر تھا کیونکہ جب دو شخصوں کے لئے ہلاکت کی پیشگوئی ہو۔ اور ایک پیشگوئی کی میعاد مقررہ پوری ہونے سے بہت پہلے ہی ہلاک ہو جائے تو دوسرے پر جو گزرے گی اور وہ جتنا بھی متفکر و متردد اور ترساں و لرزاں ہو جائے گا وہ محتاج بیان نہیں۔ چنانچہ مرزا سلطان محمد صاحب نے بھی زاری اور دعا کی اور دل سے یقین کر لیا کہ ان کے خسر مرزا احمد بیگ پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے ہیں۔ [۱۸] نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مرزا سلطان محمد صاحب کو موت کی سزا سے بچالیا۔

علماء کو دعوت مباہلہ

مرزا سلطان محمد صاحب جب تک میعاد مقررہ کے دوران میں زندہ رہے حضرت اقدس کی پیشگوئی کے خلاف کچھ نہیں کہا گیا۔ مگر اس کے بعد جب یہ میعاد ختم ہو گئی اور مرزا سلطان محمد صاحب تائب ہونے کی وجہ سے بچ گئے تو چاروں طرف سے شدید مخالفت اٹھ کھڑی ہوئی۔ حالانکہ صدقہ، دعا اور گریہ وزاری سے بڑے بڑے عذابوں کا (خواہ وہ تقدیر مبرم ہی کا حکم کیوں نہ رکھتے ہوں) ٹل جانا خدا تعالیٰ کی ازلی ابدی سنت سے ثابت ہے اور خصوصاً قرآن مجید اور احادیث اور اکابر امت کا لٹریچر تو اس کی شہادتوں سے بھرا پڑا ہے۔ [۱۹] اور اس پیشگوئی میں تو بار بار توبہ کرنے پر مصائب کے ٹل جانے کا مسلسل تذکرہ تھا۔ [۲۰] لیکن عیسائی، آریہ اور ان کی پشت پناہی میں آپ کے مخالف علماء نے صرف اس وجہ سے کہ مرزا سلطان محمد توبہ کی وجہ سے بچ گیا تھا۔ یہ پراپیگنڈا شروع کر دیا کہ معاذ اللہ پیشگوئی غلط ثابت ہوئی۔ حضرت اقدس نے خدا کے نشان کی یوں تکذیب دیکھی تو آپ نے تین بڑے علماء (شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی) کو انعامی چیلنج دیا کہ وہ ایک جلسہ عام میں الہامی پیشگوئیوں کے عذاب موت کی معین تاریخوں کے ٹل جانے کے متعلق دو گھنٹہ تک کتاب اللہ اور احادیث نبویہ اور کتب سابقہ کی نصوص صریحہ ہم سے سنیں۔ اور پھر اگر اس مجمع میں تین بار حلفاً کہہ دیں کہ اے خدائے قادر ذوالجلال جو جھوٹوں کو سزا دیتا اور سچوں کی حمایت کرتا ہے۔ میں تیری ذات کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ جو کچھ دلائل پیش کئے گئے ہیں وہ سب دلائل باطل ہیں اور تیری یہ ہرگز عادت نہیں کہ وعید میں کسی کی توبہ یا خائف اور ہراساں ہونے سے تاخیر کر دے بلکہ ایسی پیشگوئی سراسر جھوٹ یا شیطانی ہے اور ہرگز تیری طرف سے نہیں۔ اور اے قادر خدا اگر تو جانتا ہے کہ میں نے جھوٹ بولا ہے تو مجھے ذلت اور دکھ کے عذاب سے ہلاک کر۔ اس کے بعد بلاتوقف آپ قسم کھانے والے کو غیر مشروط طور پر دو سو روپیہ نقد انعام دے دیں گے۔ [۲۱]

تاریخ احمدیت جلد اول، ص:323

اور کسی کو اندھا کردے اور کسی کو مجذوم اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مجنون اور کسی کو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگ دیوانہ کا شکار بنا اور کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسی کی جان پر اور کسی کی عزت پر اور جب یہ دعا فریق ثانی کر چکے تو دونوں فریق کہیں کہ آمین

اس کے ساتھ ہی حضورؑ نے یہ..... شرط بھی درج فرمائی کہ "میری بددعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جاوے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی نہ کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں۔ اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا۔ اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار اور پھر ان کے ہاتھ پر توبہ کروں گا۔ اور اگر میں مرگیا تو ایک خبیث کے مرنے سے دنیا میں ٹھنڈ اور آرام ہو جائے گا۔

حضرت اقدسؑ نے یہ دعوت باقاعدہ مطبوعہ شکل میں تمام مشہور علماء اور سجادہ نشینوں کو بذریعہ رجسٹری ارسال فرمائی۔ اور ان کے ناموں کی لمبی فہرست دے کر آخر میں یہ بھی احتیاطاً لکھا کہ ان حضرات میں سے اگر اتفاقاً کسی صاحب کو یہ رسالہ نہ پہنچا ہو تو وہ اطلاع دیں تا دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھیجا جائے۔

اس دعوت کے بعد آپ نے علماء و مشائخ کے سامنے یہ تجویز بھی رکھی کہ ان میں سے ہر شخص اپنے ہاں بیٹھے بٹھائے اشتہارات کے ذریعہ سے بھی مباہلہ کر سکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس درجہ سہولت اور غیرت دلانے والے الفاظ کے باوجود حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف اور حضرت پیر صاحب العلم سندھ کے سوا کوئی شخص ایسا نہ نکلا جو کھلم کھلا حضور کی تصدیق کرتا۔

دعوت مباہلہ مجسم نشان کی حیثیت اختیار کر گئی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی دعوت میں لکھا تھا۔ کہ میں مباہلہ میں دعا کروں گا کہ "اے علیم و خبیر اگر تو جانتا ہے کہ یہ تمام الہامات جو میرے ہاتھ میں ہیں تیرے ہی الہام ہیں اور تیرے منہ کی باتیں ہیں تو ان مخالفوں کو جو اس وقت حاضر ہیں۔ ایک سال کے عرصہ تک نہایت سخت دکھ کی مار میں مبتلا کر۔ کسی کو اندھا کردے اور کسی کو مجذوم اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مجنون اور کسی کو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگ دیوانہ کا شکار بنا اور کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسی کی جان پر اور کسی کی عزت پر۔" اور گو مباہلہ کی نوبت نہیں آئی۔ لیکن یہ عجیب کرشمہ قدرت ہے کہ آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ بے اثر ثابت نہیں ہوئے۔ بلکہ جو معاند علماء یا گدی نشین اپنی مخالفت پر بدستور قائم رہے انہیں اپنے جرم کی پاداش میں ان سزاؤں میں سے کسی نہ کسی سزا کو ضرور بھگتنا پڑا۔ چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پہلے اندھے ہوئے پھر سانپ کے

ڈسنے سے مرے

جب مرزا قادیانی کذاب نے حضرت گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ کو تحریری مناظرے کا چیلنج دیا تو حضرت گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ نے نہ صرف مرزا کذاب کے اس چیلنج کو قبول کیا بلکہ مرزا کذاب کو تقریری اور مجمع عام میں مناظرہ کرنے کو کہا جس سے مرزا کذاب کی ٹانگیں کانپنے لگیں

علماء وقت کو تحریری مباحثہ کی دعوت

حضرت اقدسؑ کا یہ سفر چونکہ اتمام حجت کی غرض سے تھا اس لئے حضورؑ نے لدھیانہ سے ۲۶۔ مارچ ۱۸۹۱ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ تمام مشہور علماء بالخصوص مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (۱۸۲۸ - ۱۹۰۵) مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی (۱۸۵۲ - ۱۹۱۳) مولوی عبدالرحمن صاحب لکھو کے والے، مولوی شیخ عبداللہ صاحب تبتی۔ مولوی عبدالعزیز صاحب لدھیانوی اور مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کو تحریری مباحثہ کا چیلنج دیا اور لکھا کہ میرا دعویٰ ہرگز قال اللہ اور قال الرسول کے خلاف نہیں اگر آپ حضرات مقام و تاریخ مقرر کر کے ایک عام جلسہ میں مجھ سے تحریری بحث نہیں کریں گے تو آپ خدا تعالیٰ اور اس کے راستباز بندوں کی نظر میں مخالف ٹھہریں گے۔ ■

صاحبزادہ صاحب نے لکھا ہے درست ہے اور میں مسیح موعود اور امام مہدی معہود ہوں۔ مسیح بے شک فوت ہو چکے ہیں وہ اب نہیں آئیں گے۔ چونکہ آپ گدی نشین' سجادہ نشین' صوفی اور پیر ہیں اس معاملہ میں خواہ تحریری خواہ باطنی قوت قلبی یا دعا سے مقابلہ کریں تا حق ظاہر ہو اور باطل مٹ جاوے

مگر ان سے تو اس خط کا کوئی جواب موصول نہ ہوا البتہ بریلی سے شاہ نظام الدین صاحب نے معذرت کرتے ہوئے لکھا کہ "فقیر میں اتنی قوت نہیں ہے کہ جو مقابلہ کر سکے یا اس باطنی و روحانی طور سے مقابل پر کھڑا ہو سکے۔ یہ کام تو مولویوں اور علماء کا ہے آپ بھی تو صوفی اور درویش اور چار قطب ہانسوی اور امام اعظم رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے پوتے ہیں ہمیں آپ پر حسن ظن ہے۔ اور جیسا کچھ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا۔ وہ ہو رہے گا۔ مجھے آپ معاف فرمائیں"۔

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو تقریری مباحثہ کی دعوت اور ان کا انکار

حضرت اقدسؑ نے یہ خط پڑھ کر فرمایا۔ تونسوی تکبر کو دیکھو کہ جواب تک نہیں دیا۔ مگر یہ کیسے منکسر المزاج ہیں۔ پھر حضور نے پیر سراج الحق صاحب سے فرمایا کہ مولوی رشید احمد صاحب کو لکھ دیا جائے کہ اچھا ہم بطریق تنزل تقریری مباحثہ منظور کرتے ہیں مگر اس شرط سے کہ آپ تقریر کرتے جائیں اور دوسرا شخص آپ کی تقریر لکھتا جائے اور جب تک ایک کی تقریر ختم نہ ہو۔ دوسرا فریق یا کوئی اور دوران تقریر میں نہ بولے۔ پھر دونوں تقریریں شائع ہو جائیں لیکن بحث لاہور میں ہو۔ کیونکہ لاہور علوم و فنون کا مرکز ہے۔ پیر صاحب نے حضرت اقدسؑ کا یہ پیغام مولوی صاحب کو بھیج دیا۔ وہاں سے جواب آیا کہ تقریر صرف زبانی ہو گی۔ لکھنے یا کوئی جملہ نوٹ کرنے کی کسی کو اجازت نہ ہو گی۔ اور حاضرین میں سے جس کے جی میں جو آئے گا وہ رفع اعتراض و شک کے لئے بولے گا۔ میں لاہور نہیں جاتا۔ مرزا صاحب بھی سہارنپور آ جائیں اور میں بھی سہارنپور آ جاؤں گا۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ سہارنپور میں مباحثہ کا ہونا مناسب نہیں ہے سہارنپور والوں میں فیصلہ کرنے یا حق و باطل کی سمجھ نہیں ہے۔ لاہور آج دارالعلوم اور مخزن علم ہے اور ہر ایک ملک اور شہر کے لوگ اور ہر مذہب و ملت کے اشخاص وہاں موجود ہیں۔ آپ لاہور چلیں میں بھی لاہور چلا جاتا ہوں اور آپ کا خرچ آمد و رفت اور قیام لاہور ایام بحث تک اور مکان کا کرایہ اور خرچ میرے ذمہ ہو گا یہ مضمون پیر صاحب نے حضرت اقدس علیہ السلام کے دستخط سے گنگوہ بھیج دیا۔ مولوی رشید احمد صاحب نے اس خط کے جواب میں پھر یہی لکھا کہ میں لاہور نہیں جاتا صرف سہارنپور تک آ سکتا ہوں۔ اور تحریری بحث مجھے منظور نہیں اور تقریر بھی کسی دوسرے شخص کو لکھنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

تاریخ احمدیت جلد اوّل، ص:402

مرزا قادیانی کی کذب بیانی اور دجل ملاحظہ ہو

اور قادیانیوں کا اپنے مسیح موعود مرزا کذاب کو بچانے کا شاطر طریقہ

۱۸۷۷ء کا بنتا ہے۔ اس وقت والدہ صاحبہ کی عمر نو دس سال کی ہوگی اور حضرت صاحب کی عمر غالباً چالیس سال سے اوپر تھی۔ (خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس وقت جبکہ کتاب ہذا کی دوسری ایڈیشن زیر تیاری ہے وہ کمرہ جس میں حضرت صاحب ان ایام میں رہتے تھے ایک دوسرے کمرے کے تبادلہ میں ہمارے پاس آگیا ہے اور یہ وہ چوبارہ ہے جو حضرت والدہ صاحبہ کے موجودہ باورچی خانہ کے صحن کے ساتھ مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مکان سے ملحق ہے۔)

﴿69﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ میری شادی سے پہلے حضرت صاحب کو معلوم ہوا تھا کہ آپ کی دوسری شادی دلّی میں ہوگی چنانچہ آپ نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے پاس اس کا ذکر کیا تو چونکہ اس وقت اس کے پاس تمام اہل حدیث لڑکیوں کی فہرست رہتی تھی اور میر صاحب بھی اہل حدیث تھے اور اس سے بہت میل ملاقات رکھتے تھے اس لئے اس نے حضرت صاحب کے پاس میر صاحب کا نام لیا آپ نے میر صاحب کو لکھا۔ شروع میں میر صاحب نے اس تجویز کو بوجہ تفاوت عمر ناپسند کیا مگر آخر رضامند ہو گئے اور پھر حضرت صاحب مجھے بیاہنے دلّی گئے۔ آپ کے ساتھ شیخ حامد علی اور لالہ ملاوامل بھی تھے۔ نکاح مولوی نذیر حسین نے پڑھا تھا۔ یہ ۲۷ محرم ۱۳۰۲ھ بروز پیر کی بات ہے۔ اس وقت میری عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ حضرت صاحب نے نکاح کے بعد مولوی نذیر حسین کو پانچ روپے اور ایک مصلّٰی نذر دیا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس وقت حضرت مسیح موعود کی عمر پچاس سال کے قریب ہوگی۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تمہارے تایا میرے نکاح سے ڈیڑھ دو سال پہلے فوت ہو چکے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ تایا صاحب ۱۸۸۳ء میں فوت ہوئے تھے جو کہ تصنیف براہین کا آخری زمانہ تھا اور والدہ صاحبہ کی شادی نومبر ۱۸۸۴ء میں ہوئی تھی اور مجھے والدہ صاحبہ سے معلوم ہوا ہے کہ پہلے شادی کا دن اتوار مقرر ہوا تھا مگر حضرت صاحب نے کہہ کر پیر کروا دیا تھا۔

﴿70﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ بیان کیا ہم سے قاضی امیر حسین صاحب نے کہ حضرت مسیح موعود کا زمانہ عجیب تھا قادیان میں دو دن گرمی نہیں پڑتی تھی کہ تیسرے دن بارش ہو جاتی تھی۔ جب گرمی پڑتی اور ہم

روحانی خزائن جلد ۱۱ ۲۵۲ مکتوب احمد

واختلفت أظفاره بعرض كالذياب، ومخلبه يتوي كالكلاب، ونطق بكلم

[illegible]

لا ينطق بمثلها إلا شيطان لعين، وآخرهم الشيطان الأعمى، والغول الأغوى،

شیطان لعین مجلس بدان گونہ تکلم نکند۔ واز ہمہ آخر شیطان کوراست و دیو گمراہ کہ او را رشید احمد گنگوہی مے گویند۔

يقال له رشيد الجنجوهي، وهو شقيّ كالأمروهي ومن الملعونين.

و او ہمچو محمد حسن امروہی بدبخت است و از لعنت خدا تعالیٰ است۔

فهؤلاء تسعة رهط كفّرونا، أو سبّونا وكانوا مفسدين. ونذكر معهم الشيخين

[illegible]

المشهورين يعني الشيخ إله بخش التونسوي، والشيخ غلام نظام الدين

2:03 AM

اور ان میں سے آخری شخص وہ شیطان، اندھا اور گمراہ ہے جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں اور وہ مولوی محمد حسن امروہی کی طرح شقی اور ملعونوں میں سے ہے

2:06 AM

«۲۵۲»

واختلقتْ أظفاره بعرضي كالذباب، ومِخلبُه بتوبي كالكلاب، ونطق بكَلِم

وناخن ہائے بچو گرگان با بروئے من آویختت۔ و پنجۂ بچو سگان بجامہ من در آویخت۔ و سخنانے بر زبان خود آورد کہ بجز

لا ينطق بمثلها إلا شيطان لعين، وآخرهم الشيطان الأعمى، والغُول الأغوى،

شیطان لعین ہیچکس بدان گونہ تکلم نکند۔ و از ہمہ آخر شیطان کوراست و دیو گمراہ۔ کہ او را رشید احمد گنگوہی مے گویند۔

يقال له رشيد الجنجوهي، وهو شقيٌّ كالأمروهي ومن الملعونين.

و او بچو محمد حسن امروہی بد بخت است و زیر لعنت خدا تعالیٰ است۔

فهؤلاء تسعةُ رهطٍ كفّرونا، أو سبّونا وكانوا مفسدين. ونذكر معهم الشيخين

پس این نہ شخص اند کہ تکفیر ما کردند و دشنامہا دادند۔ و از مفسدان ہستند۔ و ما با اوشان دو مشہور شیخ را

المشهورين، يعني الشيخ إله بخش التونسوي، والشيخ غلام نظام الدين

نیز ذکر می کنیم۔ یعنی شیخ الہ بخش تونسوی و شیخ غلام نظام الدین بریلوی

يشاع في الديار والبلدان. فيومئذ تسودّ وجوه المنكرين. وانا نُصرنا في

من الرحمٰن شدہ است۔ و عنقریب آن کتاب در شہرہا شائع کردہ خواہد شد۔ پس در آن روز روئے منکران سیاہ

نا وايدنا في انظارنا. من الله ربّ العالمين. ودسنا فيه كل قوس. الذين يقولون

خواہد گردید۔ و ما در فکر ہائے خود و نظر ہائے خود از خدا تعالیٰ تائید یافتیم۔ و ما آنانرا کہ میگویند کہ عربی

انّ العربية. ما سبق غيرهٗ بطوس. بل هي كاللباس المبتذل او الوعاء

در حسن خود بر غیر خود سبقت نبردہ است بلکہ آن مثل لباس کار آمدہ یعنی کہنہ و ظرف مستعمل یعنی

المستعمل و كشيءٍ هو سقط صلفة غير معين.

بیکار است و مثل چیزے روی بے سود است کہ ہیچ نفع نہ بخشد در آن کتاب بخوبی پامال کردیم۔

وانا اثبتنا دعوانا حق الاثبات. وارينا الامر كالبديهيات. مصيبين غير مُسقطين.

و ما دعویٰ خود را چنانکہ حق ثابت کردن است تا ثابت کردیم۔ و امر مقصود را مثل بدیہیات نمودیم۔ و

پیدا کیا۔ اپنے دلوں میں غور کرو کہ کبھی خدا نے کسی جھوٹے کے ساتھ ایسی رفاقت کی کہ قوموں کے ارادوں اور کوششوں کو اس کے مقابل پر ہر ایک میدان میں نابود کر دیا۔ اور اُن کو ہر ایک کو اس کے حملہ میں نامراد رکھا۔ باز آ جاؤ **اور اُس کے قہر سے ڈرو** اور یقیناً سمجھو کہ تم اپنی مفسدانہ حرکات پر مُہر لگا چکے۔ اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبوں کی تمہیں کچھ بھی حاجت نہ ہوتی۔ تم میں سے صرف ایک شخص کی دُعا ہی **مجھے نابود کر دیتی**۔ **مگر تم میں** سے کسی کی دُعا بھی **آسمان پر نہ چڑھ سکی**۔ بلکہ دُعاؤں کا **اثر** یہ ہوا کہ دن بدن تمہارا ہی **خاتمہ** ہوتا جاتا ہے۔ تم نے میرا نام **مسیلمہ کذاب** رکھا۔ لیکن مسیلمہ تو وہ تھا جس کا ایک ہی جنگ میں خاتمہ ہو گیا مگر تم تو بیس برس تک جنگ کئے گئے اور ہر جنگ میں نامراد رہے **کیا بچوں اور مومنوں کے یہی نشان ہوا کرتے ہیں؟** کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم گھٹتے جاتے اور ہم بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر تمہارا قدم کسی سچائی پر ہوتا تو کیا اس مقابلہ میں تمہارا **انجام** ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔ کس نے تم میں سے **مباہلہ کیا کہ آخر اُس نے ذلت یا موت کا مزہ نہ چکھا**۔

اوّل تم میں سے مولوی اسمٰعیل علیگڑھ نے میرے مقابل پر کہا کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے گا۔ سو تم جانتے ہو کہ شاید دس سال کے قریب ہو چکے کہ وہ مر گیا۔ اور اب خاک میں اُس کی ہڈیاں بھی نہیں مل سکتیں۔ پھر پنجاب میں مولوی **غلام دستگیر** قصوری اُٹھا اور اپنے تئیں کچھ سمجھا اور اُس نے اپنی کتاب میں میرے مقابلہ میں یہ لکھا کہ **ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مَر جائے گا** سو کئی سال ہو گئے کہ غلام دستگیر بھی مر گیا۔ وہ کتاب چھپی ہوئی موجود ہے۔ اسی طرح مولوی **رشید احمد** گنگوہی اُٹھا اور ایک اشتہار میرے مقابل پر نکالا اور جھوٹے پر لعنت کی اور تھوڑے دنوں کے بعد **اندھا** ہو گیا۔ **دیکھو اور عبرت پکڑو**۔ پھر بعد اس کے مولوی **غلام محی الدین** لکھو کے والا اُٹھا۔ اُس نے بھی ایسے ہی الہام

﴿۳۲﴾

خزائن جلد18،ص:409 نزول المسیح

میں حمایت کرنا جو خالصاً اللہ اور رسول کے لئے تھی لعنت نہیں۔ کیا یہ ہزار لعنت کا لمبا رسہ کچھ بھی چیز نہیں
اور اس سے کچھ ذلت نہیں ہوئی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے مکفروں کی بڑی پکی عزت ہے کہ مار
پر مار پڑتی گئی مگر اس عزت میں فرق نہیں آتا۔

(۴) چوتھی لعنت

عیسائی فریق پر پیشگوئی کا پورا ہونا ہے جس کو ہم بیان کر چکے ہیں۔ یہ لعنت درحقیقت کئی
لعنتوں سے مرکب ہے جس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔

(۵) پانچویں لعنت

عنقریب پڑنے والی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر باوجود اس فتح نمایاں کے جو ہم کو بفضلہ تعالیٰ
عیسائیوں کے فریق مباحث پر حاصل ہوئی۔ یعنی کوئی ان میں سے مرا اور کوئی موت تک پہنچا اور کوئی ماتم
دار بنا اور کسی پر ذلت کی لعنت پڑی اور کسی پر اتنا خوف پڑا کہ نہ زندوں میں رہا اور نہ مردوں میں۔ اب
بھی اگر ہماری فتح کا یہ غزنوی لوگ اور دوسرے مکفر اقرار نہ کریں اور نہ آتھم کو اس بات پر آمادہ کریں کہ
وہ قسم کھاوے اور دو ہزار روپیہ لیوے۔ اور ایک برس گزرنے کے بعد اس کا مالک بن جاوے تو بے شک
ان پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اور یہ مسخ ہوگئے اور خنازیر سے جا ملے اور عمداً وہ پہلو اختیار کیا جس میں
اللہ و رسول کی اہانت ہے۔ اب ہم اس بارے میں زیادہ نہیں لکھیں گے اور اسی پر ختم کرتے ہیں۔
میاں عبدالحق کو اس جواب سے رنجیدہ نہیں ہونا چاہئے کہ این ہمان سنگ ست کہ بر سر من زدی۔
وافوض امری الی اللّٰہ ھو نعم المولٰی و نعم النصیر۔

ایک فیصلہ کرنے والا اشتہار انعامی ہزار روپیہ میاں رشید احمد گنگوہی وغیرہ کی ایمانداری پرکھنے
کے لئے جنہوں نے اس عاجز کی نسبت یہ اشتہار شائع کیا ہے کہ یہ شخص کافر اور دجال اور
شیطان ہے اور اس پر لعنت اور سب و شتم کرتے رہنا ثواب کی بات ہے اور اس اشتہار کے وہ
سب مکفر مخاطب ہیں جو کافر اور اکفر کہنے سے باز نہیں آتے خواہ لدھیانوی ہیں یا امرتسری یا
غزنوی یا بٹالوی یا گنگوہی یا پنجاب اور ہندوستان کے کسی اور مقام میں **الا لعنۃ اللّٰہ علی
الکافرین المکفرین الذین یکفرون المسلمین۔** اب ان سب پر واجب ہے کہ اپنے ہم
جنس مولوی محمد حسن صاحب لدھیانوی کو قسم دلوا کر ہزار روپیہ ہم سے لے لیں ورنہ یاد رکھیں کہ وہ
سب بباعث تکفیر مسلم اور انکار حق کے ابدی لعنت میں مبتلا ہو کر تمام شیاطین کے ساتھ جہنم میں
پڑیں گے اور نیز یاد رہے کہ قسم اسی مضمون کی ہوگی جو اشتہار ھذا میں درج ہے۔